REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ "ڈیلی الفضل ربوہ"

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

الفضل

۲۰ شوال ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۷ امان ۱۳۴۱ھش | ۲۷ مارچ ۱۹۶۲ء | نمبر ۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

پرسوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ کل کچھ ضعف کی شکایت ہو گئی۔ اِس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی علالت

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزر لینڈ وہاں یکدم بیمار ہو گئے ہیں اور انہیں ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت بخشے آمین (وکیل التبشیر ربوہ)

خفیہ مذاکرات ناکام ہو گئے

جکارتہ ۲۶ مارچ - انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر سباندریو نے صدر سکارنو سے ملاقات کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مغربی نیوگنی کے متعلق پر انڈونیشیا اور ہالینڈ کی خفیہ بات چیت میں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ یاد رہے یہ بات چیت ۲۰ مارچ کو واشنگٹن کے نزدیک ہوئی تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت ایک آسمانی قرنا تھی جو اِس شان سے پھونکی گئی کہ صدیوں کے مُردے یکدم جی اٹھے

آپ نے مبعوث ہو کر دنیا میں غلبۂ اسلام کی عظیم الشان بنیاد قائم کر دکھائی

یومِ مسیح موعودؑ کے موقعہ پر منعقدہ جلسہ میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۶ مارچ۔ کل یہاں یومِ مسیح موعودؑ کے موقعہ پر مسجد مبارک میں مغرب کے بعد وسیع پیمانے پر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارفع و اعلیٰ مقام آپ کے عظیم الشان کارناموں اور آپ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر نہایت ایمان افروز پیرائے میں روشنی ڈالی اور اس طرح واضح کیا کہ حضور علیہ السلام کی بعثت ایک آسمانی قرنا تھی۔ جو اس شان سے پھونکی گئی کہ صدیوں کے مُردے یکدم جی اٹھے۔ آپ کے ذریعہ اسلام دوبارہ زندہ ہوا اور دنیا میں غلبۂ اسلام کی ایک عظیم الشان بنیاد پڑی۔ اور پھر اس بنیاد کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ استحکام حاصل ہوا کہ آج ہم اس غلبہ کے تدریجی ظہور کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ غلبہ دن بدن بڑھ رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتا ہی جائیگا۔ یہاں تک کہ اسلام ساری دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہے گا۔

اس جلسہ میں جو لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائے جلسہ میں اہل ربوہ کی بہت کثیر تعداد کے علاوہ مجلس مشاورت کے بہت سے نمائندگان نے بھی جو ابھی ربوہ میں ہی تھے شرکت کی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا چنانچہ وہ بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئیں۔

کارروائی کا آغاز

جلسہ کا آغاز مغرب اور عشاء کی باجماعت نمازوں کے بعد جو جمع کر کے ادا کی گئیں۔ سات بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ ازاں بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی نظم سے

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ارفع مقام

سب سے پہلے مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارفع و اعلیٰ مقام پر تقریر کی۔ آپ نے احادیث نبوی اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضور علیہ السلام کا ایک مقام فنافی الرسولؐ کا مقام ہے۔ آپ نے بتایا کہ (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ کی تینتالیسویں (۴۳) مجلس مشاورت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی

صدر انجمن احمدیہ اور تحریکات جدید کے میزانیوں کی متفقہ منظوری کے علاوہ تربیتی اور تنظیمی امور سے متعلق اہم مشورے

ربوہ ۲۶ مارچ - جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت یہاں تین روز تک جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء کو تین بجے سہ پہر خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ امسال مجلس مشاورت کی پوری کارروائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر صدارت پایۂ تکمیل کو پہنچی - ان تین دنوں (۲۳ تا ۲۵ مارچ) میں شوریٰ کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں نمائندگان نے سب کمیٹیوں کی سفارشات کی روشنی میں تربیتی و تنظیمی امور سے متعلق بعض اہم تجاویز کے بارہ میں مشورے کئے نیز صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بجٹ منظور کئے جانے کے حق میں اپنی متفقہ رائے کا اظہار کیا۔ تینوں روز نمائندگان متعدد تربیتی، تعلیمی، تنظیمی اور مالی امور سے متعلق ایک دوسرے کے مشوروں سے مستفید ہونے کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زریں ہدایات اور روح پرور اور ایمان افروز ارشادات سے بھی مستفید ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے شوریٰ کے جملہ اجلاسوں میں اہم امور اور تجاویز پر بحث کے دوران متعدد بار نمائندگان سے خطاب فرمایا اور انہیں نہایت قیمتی ہدایات سے نوازا۔ جو جملہ سامعین کے لئے بہت ازدیادِ علم اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئیں۔

۲۵ مارچ کو شوریٰ کے اختتام پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نمائندگان سے ایک مختصر لیکن نہایت جامع اور روح پرور خطاب فرمایا۔ جس کے بعد آپ نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوئی (کسی قدر تفصیلی روئداد انشاء اللہ آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائے گی)

— مردان ۲۶ مارچ - وزیر مواصلات مسٹر الف ایم خان نے کل مردان کے قریب جہانگیرہ کے مقام پر دریائے کابل کے نئے پل کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس پل کی تعمیر سے تحصیل صوابی اور دوسرے علاقوں کے درمیان رابطہ پیدا ہو جائیگا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد زاہد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ مارچ ۶۲ء

اسلام اور دیگر مذاہب

ایک مسیحی نے ایک ٹریکٹ "مسلمانوں کے دوست" شائع کیا ہے جس میں وہ لکھتا ہے:۔

"قرآن مجید میں حکم ہوا ہے کہ دوستی کے بارے میں مسلمانوں کے لئے تو اُن کو زیادہ نزدیک پائے گا جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ (مسیحی) ہیں (سورۃ مائدہ ۸۲ آیت) اس آیت کی رُو سے مسلمانوں کے نزدیکی دوست مسیحی ہیں۔۔۔

لیکن ایسے لوگ جو ان دنوں مسیحیت کو ایک فتنہ قرار دیتے ہیں اور انجیل کی منادی میں رکاوٹ پیدا کرنے کی تجاویز پیش کرتے ہیں۔ وہ قرآن مجید کی تعلیم سے بالکل بے خبر ہیں۔۔۔۔ انجیل مقدس میں مسیحیوں کو یہ حکم ہے کہ نہ صرف اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھو بلکہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو (متی ۵: ۴۴-۴۶) "اور جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تم بھی ان کے ساتھ ویسا ہی کرو۔" (لوقا ۶: ۳۱) لکھا ہے کہ اے مسلمانو تم اہل کتاب کے ساتھ جھگڑا مت کرو (عنکبوت ۴۶) لیکن جو لوگ مسیحیوں کے ساتھ انجیل مقدس کی منادی کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ کیا ہم ان کی بابت کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن مجید کا حکم ماننے والے ہیں؟ پھر انجیل کی منادی کو فتنہ قرار دینا تو قرآن مجید کے حکم اور منشا کے بالکل ہی منافی ہے۔ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ "چاہیئے کہ انجیل والے اس کے مطابق جو اللہ نے انجیل میں نازل کیا ہے حکم کریں۔ (مائدہ ۴۷) پس جبکہ قرآن مجید میں اس موجودہ انجیل کی منادی کا حکم موجود ہے تو کیا اس انجیل کی منادی کو فتنہ قرار دینے والے اور اس کی منادی میں روک پیدا کرنے والے مسلمانوں اور مسیحیوں کے خیرخواہ ہو سکتے ہیں؟۔۔۔"

ہم کہتے ہیں کہ واقعی قرآن مجید میں یہ باتیں موجود ہیں جن کا ذکر اس عبارت میں کیا گیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام دنیا کے تمام مذاہب سے دوستی رکھنا چاہتا ہے وہ کسی مذہب کو خواہ وہ کتنا ہی باطل مذہب کیوں نہ ہو محض جبر سے مٹانا نہیں چاہتا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام ان مذاہب کو مٹا کر ساری دنیا میں اسلام کو قائم کرنا نہیں چاہتا۔

دوسرے مذاہب سے رواداری الگ چیز ہے اور ان مذاہب کی غلطیاں دکھا کر اسلامی تعلیمات کو قائم کرنا الگ بات ہے۔ ذیل میں ہم سورہ مائدہ کا وہ تمام حصہ نقل کرتے ہیں جس میں وہ آیات درج ہیں جن کا ذکر مسیحی مبلغ نے اپنے ٹریکٹ میں کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اے رسول! جو لوگ اپنے مونہوں سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور ان کے دل ایمان نہیں لائے ان میں سے جو لوگ کفر (کی باتوں کے قبول کرنے) میں جلدی کرتے ہیں وہ تجھے غمگین نہ کریں اور یہودیوں میں سے بھی بعض (ایسے لوگ ہیں جو) جھوٹی باتوں کو خوب سنتے ہیں (وہ یہ باتیں) ایک اور جماعت کے (سنانے کے) لئے جو تیرے پاس نہیں آئی بکثرت سنتے ہیں وہ (خدا کی) باتوں کو ان کے (اپنے ٹھکانہ (پر رکھے جانے) کے بعد (ان کی اپنی جگہ سے) اول بدل دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر تمہیں اس اس طرح (حکم) دیا جائے تو قبول کر لو۔ اور اگر تمہیں اس اس طرح (حکم) نہ دیا جائے تو اس سے بچو (اور قبول نہ کرو) اور اللہ جس کی آزمائش کا ارادہ کرے تو اس کے لئے اللہ (تعالیٰ) کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ یہ لوگ (ایسے ہی) ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے صاف کرنے کا ارادہ (ہی) نہیں کیا۔ کیونکہ ان کے لئے (ان کے اعمال کی وجہ سے) اس دنیا میں (بھی) رسوائی (مقدر) ہے اور آخرت میں (بھی) ان کے لئے (بہت) بڑا عذاب (مقدر) ہے وہ (لوگ) جھوٹی باتوں کو خوب سنتے ہیں (اور) حرام بکثرت کھاتے ہیں۔ پس اگر وہ تیرے پاس (کوئی جھگڑا لے کر) آئیں تو خواہ ان کے درمیان فیصلہ کر یا ان سے الگ رہ (دونوں حالتوں میں) وہ تجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اگر تو فیصلہ کرے تو (ہماری نصیحت یاد رکھ کہ بہر حال) ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر اللہ تو یقیناً انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور وہ تجھے کس طرح حَکَم بنا سکتے ہیں جبکہ ان کے پاس تورات خود ان کے نزدیک احکام الٰہی پر مشتمل موجود ہے پھر باوجود اس کے وہ پیٹھ پھیر لیتے ہیں اور وہ ہرگز مومن نہیں ہیں۔ ہم نے تورات کو یقیناً ہدایت اور نور سے بھر پور اتارا تھا۔ اس کے ذریعہ سے انبیاء جو (ہمارے) فرمانبردار تھے اور عارف اور علماء بسبب اس کے کہ اُن سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر نگران تھے یہودیوں کے لئے فیصلے کیا کرتے تھے۔

پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور تم میری آیتوں کے بدلہ میں تھوڑی قیمت نہ لو اور جو (لوگ) اس (کلام) کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ نہ کریں تو وہی (حقیقی) کافر ہیں اور ہم نے اس (یعنی تورات) میں ان پر فرض کیا تھا کہ جان کے بدلہ میں جان اور آنکھ کے بدلہ میں آنکھ اور ناک کے بدلہ میں ناک اور کان کے بدلہ میں کان اور دانت کے بدلہ میں دانت اور نیز (زخموں کے بدلہ میں) زخم برابر کا بدلہ ہیں مگر جو شخص (اپنے اس حق) کو چھوڑ دے تو (اس کا یہ فعل) اس کے لئے گناہ کی معافی کا ذریعہ ہو جائے گا اور جو (لوگ) اس (کلام) کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے تو وہی (حقیقی) ظالم ہیں۔

ہم نے عیسیٰ بن مریم کو جبکہ وہ اس (کلام) یعنی تورات کو پورا کرنے والا تھا ان (یعنی مذکورہ بالا نبیوں) کے نقشِ قدم پر چلایا اور ہم نے اسے انجیل دی تھی جس میں ہدایت اور نور تھا اور وہ اس (کلام) کو جو اس سے پہلے (آچکا) تھا پورا کرنے والی تھی (یعنی تورات کی پیشگوئیاں پوری کرتی تھی) اور وہ متقیوں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی۔ اور اہلِ انجیل کو چاہیئے کہ اللہ نے جو (کچھ) اس میں اتارا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں اور جو (لوگ) اس (کلام) کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے تو وہی (پکے) باغی ہیں۔

اور ہم نے تجھ پر اس کتاب کو حق پر مشتمل اتارا ہے وہ اپنے سے پہلی کتاب (کی باتوں) کو پورا کرنے والی ہے اور اس پر محافظ ہے۔ پس تو اس (کتاب) کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے (تجھ پر) اتاری ہے ان کے درمیان فیصلہ کر اور جو حق تیری طرف آیا ہے اسے چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے (اپنی اپنی استعداد کے مطابق الہامی) پانی تک پہنچنے کے لئے ایک چھوٹا یا بڑا راستہ بنایا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی جماعت بنا دیتا مگر (اس کلام کے متعلق) تمہارا امتحان لینے کے لئے جو اس نے تم پر اتارا تھا (ایسا نہیں کیا) پس تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے لئے مقابلہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم سب نے لوٹ کر جانا ہے جبکہ وہ تم کو ان تمام امور میں جن میں تم اختلاف رکھتے تھے حقیقت سے واقف کرے گا اور اے رسول! تو ان کے درمیان اس کلام کے ذریعہ سے فیصلہ کر جو اللہ تعالیٰ نے (تجھ پر) اتارا ہے اور تو ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر اور ان سے ہوشیار رہ کہ وہ تجھے فتنہ میں ڈال کر اللہ (تعالیٰ) کے اتارے ہوئے کلام سے دُور نہ لے جائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو جان لے کہ اللہ (تعالیٰ) چاہتا ہے کہ ان کو ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے سزا دے اور لوگوں میں سے بہت سے لوگ عہد شکن ہیں۔

کیا وہ کلام الٰہی کے نازل ہونے سے پہلے کے فیصلہ کو پسند کرتے ہیں لیکن مومنوں کے نزدیک تو اللہ تعالیٰ سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں۔

اے ایماندارو! یہودیوں اور نصاریٰ کو (اپنا) مددگار نہ بناؤ (کیونکہ) ان میں سے بعض بعض کے مددگار ہیں اور تم میں سے جو (بھی) ان کو اپنا مددگار بنائے گا وہ یقیناً ان (ہی) میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہرگز (کامیابی کی) راہ نہیں دکھاتا۔ اور تو ان لوگوں کو جن کے دل میں بیماری ہے دیکھے گا کہ وہ یہ کہتے ہوئے ان (کفار) کی طرف دوڑ (دوڑ) کر جاتے ہیں کہ ہم (اس بات سے) ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی مصیبت (نہ) آجائے پس قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ (تمہاری) فتح (کے سامان) یا اپنے پاس سے کوئی (اور) امر (ظہور میں) لائے جس سے وہ اس بات پر کہ جسے انہوں نے اپنے دلوں میں چھپایا ہوا ہے نادم ہو جائیں۔ اور جو لوگ مومن ہیں کہیں گے کہ کیا یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے (سخت سے) سخت قسمیں کھا کر کہا تھا کہ ہم کلی طور پر تمہارے ساتھ ہیں ان کے اعمال ضائع ہو گئے پس وہ نقصان اٹھانے والے ہو گئے۔ اے ایماندارو! تم میں سے جو (شخص) اپنے دین سے پھر جائے تو (وہ یاد رکھے) اللہ تعالیٰ (اس کی جگہ) جلد (ہی) ایک ایسی قوم لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے جو مومنوں پر شفقت کرنے والے ہوں گے اور کافروں کے مقابلہ پر سخت۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے پسند کرتا ہے (یہ فضل) دیدیتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت بخشنے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔ تمہارا مددگار صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور وہ مومن ہیں جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (ساتھ ہی) وہ پکے موحد ہیں۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اور مومنوں کو اپنا مددگار بناتے ہیں (وہ سمجھ لیں کہ) یقیناً اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب (ہو کر رہنے والی ہے)۔

اے ایماندارو! جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان میں سے جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل (کی چیز) بنا رکھا ہے ان کو اور (ان کے سوا دوسرے) کافروں کو (اپنا) مددگار نہ بناؤ۔ اور اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور جب تم (لوگوں کو) نماز کے لئے بلاتے ہو تو وہ اسے ہنسی اور کھیل بنا لیتے ہیں یہ (بات ان میں) اس لئے (پائی جاتی) ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

تو (ان سے) کہہ کہ اے اہل کتاب! تم ہم پر اس کے سوا کوئی عیب نہیں لگاتے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر (بھی) اور جو (کلام) ہم پر اتارا گیا ہے (اس پر بھی) اور جو (کلام اس سے) پہلے اتارا گیا تھا اس پر (بھی) ایمان لے آئے ہیں اور (نیز) اس لئے (عیب گیری کرتے ہو) کہ تم میں سے اکثر (اللہ تعالیٰ کے) باغی ہیں۔

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۵ پر)

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال فضائل و محامد

خواتین کے جلسہ سیرۃ النبی میں حضرت سیدہ اُم متین سلمہا اللہ تعالیٰ کی جامع اور مبسوط تقریر

[redacted]

عشقِ الٰہی سے معمور زندگی

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی عشقِ الٰہی سے معمور نظر آتی ہے یہاں تک کہ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا تھا۔ کہ محمد اپنے رب پر عاشق ہو گیا۔ آپ رات اور دن عبادت میں مشغول رہتے تھے نصف رات گذرنے پر آپ خدا تعالےٰ کی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے اور صبح تک عبادت کرتے چلے جاتے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے کہ آپ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ تو خدا تعالےٰ کے محبوب اور مقرب ہیں آپ اپنے نفس کو اتنی تکلیف کیوں دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ عائشہ! افلا اکون عبداً شکورا یہ تو محض اللہ تعالےٰ کا احسان اور فضل ہے کہ اس کا قرب مجھے حاصل ہے۔ کیا میرا یہ فرض نہیں کہ میں اس احسان کا زیادہ سے زیادہ شکریہ ادا کروں۔

خدا تعالےٰ کا کلام سنتے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے قرآن سناؤ۔ میں نے جواب دیا یا رسول اللہ قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے۔ میں آپ کو کیا سناؤں۔ آپ نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ دوسروں سے بھی سنوں۔ اس پر میں نے سورۂ نساء کی تلاوت شروع کی اور جب اس آیت پر پہونچا۔ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید و جئنا بک علیٰ ھولاء شھیدا۔ یعنی اس وقت کیا حال ہوگا۔ جب ہم ہر قوم میں سے اس نبی کو اس کی قوم کے سامنے کھڑا کر کے اس کا حساب لیں گے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور آپ نے نہایت رقت سے فرمایا بس کرو۔ نماز کی پابندی کا آپ کو اتنا خیال تھا کہ سخت بیماری کی حالت میں جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے گھر میں نماز پڑھ لینے بلکہ لیٹ کر پڑھنے کی اجازت تھی۔ مگر آپ سہارا لے کر مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے آتے۔

خدا تعالےٰ کی غیرت

خدا تعالےٰ کے لئے آپ کی غیرت کا واقعہ اسلام کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ مکہ کے لوگوں نے ہر قسم کی کوشش کی کہ آپ بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں لیکن جب دیکھا کہ آپ پر ان کی باتوں، تکلیفوں اور کوششوں کا کوئی اثر نہیں تو انہوں نے آپ کے چچا ابوطالب کے ذریعہ سفارش کروائی کہ اگر مال دولت کی ضرورت ہے تو وہ حاضر ہے شادی کرنا چاہتے ہیں تو خوبصورت سے خوبصورت لڑکی کی شادی کروا سکتے ہیں۔ سرداری کی خواہش ہو تو ہم اپنا لیڈر بنا لیں گے۔ مگر ہمارے بتوں کو برا نہ کہیں۔ ابوطالب آپ کے پاس آئے اور آپ کو کہا کہ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میری قوم مجھے چھوڑ دے گی۔ آپ نے فرمایا اے چچا! آپ بے شک مجھے چھوڑ دیں۔ اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کر بھی کھڑا کر دیں۔ تو میں خدائے واحد کی پرستش سے باز نہیں آ سکتا۔ اور اسکی توحید کو دنیا میں پھیلانے کا کام نہیں چھوڑ سکتا۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد انک حمید مجید

جنگ احد کے موقعہ پر آپ کے چہرہ مبارک پر زخم آئے اور آپ کے شہید ہونے کی خبر مشہور ہو گئی۔ دشمن خوش تھا اور سمجھ رہا تھا کہ ہم نے مسلمانوں کی طاقت کو توڑ دیا ہے۔ ابو سفیان نے بلند آواز سے کہا کہ محمد قتل کر دیئے گئے اور ابوبکر اور عمر بھی مارے گئے۔ حضرت عمر برداشت نہ کر سکے جواب دینا چاہا۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جواب دینا مصلحت نہ سمجھا اور جواب دینے سے منع فرمایا۔ کفار کو جب کوئی جواب نہ ملا۔ تو انہوں نے خوشی سے نعرہ لگایا اعل ھبل۔ اعل ھبل۔ آپ برداشت نہ کر سکے۔ آپ نے فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا جواب دیں۔ آپ نے فرمایا اللہ اعلیٰ و اجل۔ اللہ اعلیٰ و اجل اللہ ہی سب سے بلند اور جلال والا ہے۔ اس پر ابوسفیان نے پھر کہا لنا العزیٰ ولا عزیٰ لکم تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کہو اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم۔ تم کہو ہمارا دوست خدا ہے اور تمہارا کوئی دوست نہیں۔ ایسے خطرناک موقعہ پر جبکہ مسلمان پراگندہ ہو گئے تھے۔ مشرکین مکہ کا مسلح لشکر موجود تھا۔ خدا تعالےٰ کا نام بلند کرنے میں آپ نے اپنی جان کی پرواہ کی نہ اپنے اصحاب کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اکلوتے بیٹے حضرت ابراہیم جب ۲½ سال کی عمر میں فوت ہوئے تو اتفاقاً اس دن سورج کو بھی گرہن لگا۔ چند لوگوں نے مدینہ میں مشہور کر دیا کہ دیکھو رسول اللہ کے بیٹے کی وفات پر سورج تاریک ہو گیا جب آپ کو یہ خبر پہونچی تو آپ نے سختی سے اس کی تردید فرمائی۔ اور فرمایا چاند اور سورج تو خدا تعالےٰ کے مقررہ قانون کو ظاہر کرنے والی ہستیاں ہیں۔ ان کا کسی کی حیات اور موت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (بخاری کتاب الخسوف)

مثالیں تو سینکڑوں ہیں لیکن وقت اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ سب کو بیان کیا جا سکے۔ اس لئے اس حصہ کو صرف ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے مضمون کے دوسرے حصہ کی طرف آتی ہوں۔ آپ کو خدا تعالےٰ سے کچھ ایسی محبت اور کچھ ایسا عشق تھا۔ کہ کوئی معاملہ ہو اس میں خدا تعالےٰ کا ذکر ضرور کرتے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے، کھاتے پیتے غرض ہر موقعہ پر اللہ تعالےٰ کا نام ضرور لیتے۔ آپ کے دن اور رات کا کوئی لمحہ ایسا نہیں تھا جس میں آپ کی زبان اللہ تعالےٰ کے ذکر اور آپ کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل رہتا ہو۔ یہاں تک کہ وہ وقت جس میں مرد اور عورت دنیا و مافیہا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ ان گھڑیوں میں بھی آپ کے لبوں سے اللہ کا ہی نام نکلتا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ہر شب جب سونے کے لئے لیٹتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملاتے پھران میں پھونکتے اور قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے۔ پھر جہاں تک ہو سکتا اپنے بدن پر ہاتھ ملتے اور تین دفعہ اسی طرح ہی کرتے۔ ان تینوں سورتوں کو با ترجمہ پڑھیں اور غور کریں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کی عظمت اور اس کے غنا پر کتنا ایمان تھا۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

خشیت اللہ

خدا تعالےٰ کی صفت غنا سے انتہائی خوف رکھتے تھے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے نصرت اس حد تک ہوتی کہ دوست اور دشمن حیران رہ گئے۔ اللہ تعالےٰ کا آپ سے یہ سلوک کہ اپنی ذات سے محبت کرنے والے کے لئے آپ کی اطاعت کی شرط لگاتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے

"آجکل کے لوگوں نے نماز کو خراب کر رکھا ہے نمازیں کیا پڑھتے ہیں ٹکریں مارتے ہیں، نماز تو بہت جلد جلد مرغ کی طرح ٹھونگیں مار کر پڑھ لیتے ہیں اور پیچھے دعا کے لئے بیٹھے رہتے ہیں۔ نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے۔ نماز سے نکل کر دعا کرنے سے وہ اصل مطلب کہاں حاصل ہوتا ہے ایک شخص بادشاہ کے دربار میں جاوے اور اسکو اپنا حال عرض کرنیکا موقعہ بھی ہو لیکن وہ اس وقت تو کچھ نہ کہے لیکن جب دربار سے باہر جاوے تو اپنی درخواست پیش کرے۔ اسے کیا فائدہ ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہے جو نماز میں خشوع خضوع کے ساتھ دعائیں نہیں مانگتے۔ تم کو جو دعائیں کرنی ہوں نماز میں کر لیا کرو۔ اور پورے آداب الدعا کو ملحوظ رکھو۔"

(ملفوظات۔ جلد سوم صفحہ ۲۵۸)

اسی طرح فرماتا ہے الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ پھر آپ کے بلند مقام کی عظمت کا اعتراف قرآن مجید میں دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ کے ذریعہ سے بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود خشیت الٰہی کا یہ حال ہے کہ آپ فرماتے ہیں واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل لی خدا کی قسم میں نہیں جانتا باوجود اس کے کہ میں خدا کا رسول ہوں میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ حضرت ابن عباسؓ سے آپ کی ایک دعا جو آپ خلوت کے وقت مانگا کرتے تھے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ صبح کی سنتوں کے بعد آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے اللّٰھم اجعل فی قلبی نوراً وفی بصری نوراً۔ وفی سمعی نوراً وعن یمینی نوراً وعن یساری نوراً وفوقی نوراً۔ وتحتی نوراً وامامی نوراً وخلفی نوراً واجعل لی نوراً۔

خلق خدا کی خدمت

اب میں مضمون کے اس حصہ کی طرف آتا ہوں کہ آپ کی زندگی کا ہر فعل کس طرح خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کی مخلوق کی خدمت میں گزرا بچپن سے ہی آپ کی فطرت لڑائی جھگڑوں سے علیحدہ رہنے والی اور مظلوموں کی مدد کرنے والی تھی۔ چنانچہ ایام جوانی میں ہی آپ مکہ کے کچھ سعید الفطرت نوجوانوں کے ساتھ ایک انجمن میں شامل ہوئے جس کی غرض یہ تھی کہ وہ مظلوموں کی حمایت کریں گے اس کا نام ہی مجلس حلف الفضول رکھا گیا تھا۔ اس پر عمل کرنے میں بھی آپ ہی پیش پیش رہے۔ جب آپ نے دعویٰ نبوت کیا تو سب سے زیادہ مکہ کے سردار ابوجہل نے آپ کی مخالفت میں حصہ لیا۔ ایک شخص جس نے ابوجہل سے کچھ قرض وصول کرنا تھا مکہ آیا اور ابوجہل سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا۔ اس نے قرض ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ لوگوں نے اسے مشورہ دیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ تمہاری مدد کریں گے۔ مشورہ دینے سے ان کی غرض شرارت تھی کہ جب اس کی مدد کے خیال سے آپ ابوجہل کے پاس جائیں گے۔ تو ابوجہل آپ کو ذلیل کر کے نکال دے گا۔ وہ شخص آپ کے پاس گیا آپ بلا پس وپیش اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کو ساتھ لے کر چل دیئے۔ ابوجہل کے گھر پہنچے۔ دروازہ پر دستک دی۔ ابوجہل گھر سے نکلا۔ آپ نے اس کو کہا اس شخص کا تم نے قرض دینا ہے وہ ادا کر دو۔ ابوجہل نے بلا چون چرا اس کا قرض ادا کر دیا۔ جب شہر کے رؤسا کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے اسے ملامت کی کہ ہمارے سامنے تو تم شیخیاں بگھارا کرتے تھے کہ میں یوں کروں گا اور یوں کروں گا اور محمد (رسول اللہؐ) کے کہتے ہی تم نے ان کی بات مان لی۔ تو اس نے جواب دیا کہ اگر میری جگہ تم ہوتے تو تم بھی ایسا ہی کرتے میں نے دیکھا کہ محمدؐ کے دائیں اور بائیں مست اونٹ کھڑے ہیں جو میری گردن مروڑ کر ہلاک کر دیں گے۔

آپ ایسے وقت مبعوث ہوئے جب دنیا میں گمراہی اور ضلالت کا دور دورہ تھا خدا کا خوف دلوں سے اٹھ چکا تھا۔ خالق اور مخلوق کے درمیان پردے حائل ہو چکے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو خدا کی ہستی کا ثبوت دیا اور دنیا کو خدا کا حسن دکھانے کے لئے بلایا۔ مگر شروع میں لوگوں نے پروا نہیں کی اور آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ کوئی تکلیف نہ تھی جو آپ کو دی نہ گئی ہو۔ آپؐ کا بائیکاٹ کیا گیا۔ آپ کے راستوں میں کانٹے بچھائے گئے۔ آپ کی جان پر حملہ کیا گیا۔ آپ پر پتھر برسائے گئے۔ مگر آپ کی شفقت دیکھئے۔ آپ ان ساری تکلیفوں کو برداشت کرنے کے بعد بھی ان کے لئے یہی دعا کرتے ہیں اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ میری قوم نادان ہے بے وقوف ہے۔ میرے مولا تو اس کو ہدایت کا راستہ دکھا۔

حضرت خدیجہؓ کی گواہی

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جو خود بڑی مالدار تھیں آپ سے شادی آپ کا تقویٰ اور آپ کی نیکی اور دیانت کے معاملہ کو دیکھ کر کی تھی۔ آپ سے شادی کے بعد حضرت خدیجہؓ نے محسوس کیا کہ آپ کا حساس دل ایسی زندگی میں کوئی خاص لطف محسوس نہ کرے گا کہ آپ کی بیوی تو مالدار ہو اور آپ اس کے محتاج ہوں۔ آپ نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ میں اپنا سارا مال اور اپنے غلام آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا خدیجہ کیا سچ۔ آپ نے پھر دوبارہ عرض کی ہاں واقعی پیش کر رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر میرا پہلا کام یہ ہوگا کہ غلاموں کو آزاد کر دوں۔ چنانچہ آپ نے حضرت خدیجہ کے تمام غلاموں کو بلایا اور فرمایا تم سب آج سے آزاد ہو۔ اسی طرح مال کا اکثر حصہ غرباء میں تقسیم فرما دیا۔

مخلوق خدا کی خدمت اور ان سے ہمدردی کے متعلق جو سب سے بڑی گواہی آپ کی ہمدم و دمساز حضرت خدیجہؓ نے دی ہے اس سے بڑھ کر شاندار گواہی اور کیا ہو سکتی ہے۔ انسان کی کمزوریاں دوسروں سے تو پوشیدہ رہ سکتی ہیں لیکن انسان کی بیوی جو چوبیس گھنٹے کی ساتھی ہوتی ہے اس سے کسی کمزوری کا پوشیدہ رہنا ناممکن ہے جب آپؐ پر پہلی دفعہ وحی نازل ہوئی تو آپ کے دل میں خوف پیدا ہوا کہ اتنی عظیم الشان ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے سپرد کی جا رہی ہے معلوم نہیں میں پوری طرح اسے اٹھا سکوں یا نہیں۔ آپ گھر پہنچے۔ آپ کا دل دھڑک رہا تھا۔ حضرت خدیجہؓ کے پاس آ کر آپ نے فرمایا مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ جب طبیعت کی گھبراہٹ میں کمی آئی تو آپ نے حضرت خدیجہ کو سارا واقعہ سنایا۔ واقعہ سن کر بے ساختہ حضرت خدیجہؓ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے:-

کلا واللہ لا یخزیک اللہ ابداً انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علیٰ نوائب الحق۔

یعنی اللہ کی قسم خدا تعالیٰ آپ کو کبھی ذلیل اور ناکام نہیں کرے گا۔ آپ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں بے چاروں کے چارہ ساز ہیں۔ ان کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ وہ اخلاق جو دنیا سے معدوم ہو چکے تھے آپ کے وجود باجود سے دوبارہ دنیا میں قائم ہو رہے ہیں۔ آپ مہمان نواز ہیں۔ مصیبت زدوں کی حمایت اور مدد کرتے ہیں۔ کیا ایسا شخص اپنے مقصد اور مشن میں ناکام ہو سکتا ہے۔ چند فقروں میں حضرت خدیجہ نے آپ کی زندگی کا نقشہ کھینچ دیا جو گویا محیای للہ رب العٰلمین کی عملی تفسیر تھا کہ آپ کی تو زندگی گزر ہی رہی ہے غریبوں، مظلوموں، بے کسوں اور لاوارثوں کے حقوق کی حفاظت میں اور تمام بنی نوع انسان کی بھلائی میں۔

صبر و تحمل

تحمل آپ میں اس قدر تھا کہ اس میں بھی آپ کو خدا تعالیٰ نے بادشاہت عطا فرما دی تھی۔ آپ ہر ایک کی بات سنتے۔ اگر وہ سختی بھی کرتا تو آپ خاموش ہو جاتے۔ مسلمان آپ کو یا رسول اللہ کہہ کر مخاطب ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک یہودی مدینہ میں آیا اور اس نے آپ سے بحث شروع کر دی۔ بحث کے دوران وہ بار بار اے محمد، اے محمد کہہ کر مخاطب ہوا۔ رسول اللہؐ اس کی باتوں کا نہایت بشاشت اور تحمل سے جواب دیتے رہے۔ ایک صحابی سے برداشت نہ ہو سکا۔ اس نے یہودی سے کہا خبردار آپ کا نام لے کر بات نہ کرو اگر رسول اللہؐ نہیں کہہ سکتے تو ابوالقاسم ہی کہو جو آپ کی کنیت ہے۔ یہودی نے کہا میں تو وہی نام لوں گا جو آپ کے والدین نے آپ کا رکھا۔ رسول اللہؐ فداہ روحی مسکرائے اور صحابہ سے کہا یہ ٹھیک کہتا ہے۔ میرا نام میرے والدین نے محمد ہی رکھا ہے اسے لینے دو غصہ نہ کرو۔

آپ جب تشریف لے جاتے تو لوگ آپ کا راستہ روک کر کھڑے ہو جاتے اور اپنی ضرورتیں بیان کرنی شروع کر دیتے جب تک وہ اپنی بات ختم نہ کر لیتے آپ کھڑے رہتے اور حاجت مندوں کی ضرورتوں کو پورا فرماتے۔ مگر ضرورتیں پوری کرنے کے ساتھ ساتھ آپ عزت نفس کا سبق بھی دیتے۔ اور سوال سے بچنے کی تلقین فرماتے۔

ایک غریب عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند روز اسے نہ دیکھا۔ آپ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا کہ چند روز سے فلاں عورت نظر نہیں آ رہی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو فوت ہو گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی میں بھی اس کے جنازہ میں شامل ہوتا۔ مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے۔ پھر آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔

(باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) والدہ فضل ربی آجکل بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ پندرہ دن ہو گئے ہیں اور افاقہ کی کوئی صورت نہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(عبدالرحمٰن دہلوی دارالصدر غربی ربوہ)

(۲) محترمہ استانی کرم بی بی صاحبہ جو حسن رہتاسی مرحوم کی ہمشیرہ ہیں ایک عرصہ سے بوجہ جوڑوں میں درد اور دمہ کشی بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(فضل نور دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۳) میری والدہ صاحبہ اہلیہ منشی محمد حسین صاحب مرحومؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سندھ میں بعارضہ دمہ شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ نیز درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (اہلیہ قریشی فیروز محی الدین صاحب شاہد مبلغ غانا مغربی افریقہ - ربوہ)

لیڈر بقیہ (صؔ ۲)

تو (اُن سے) کہہ کہ کیا میں تمہیں ان (لوگوں) کا حال بتاؤں جن کا بدلہ اللہ کے نزدیک اس (شخص) سے بھی (جسے تم ناپسند کرتے ہو) بدتر ہے۔ وہ (وہ لوگ ہیں) جن پر اللہؔ نے لعنت کی ہے اور جن پر اس نے (اپنا) غضب نازل کیا ہے اور جن میں سے (بعض کو) اس نے بندر اور سور بنا دیا ہے۔ اور جنہوں نے شیطان کی پرستش کی ہے۔ ان لوگوں کا ٹھکانہ بدتر ہے اور وہ سیدھے راستہ سے پرے درجہ کے بھٹکے ہیں۔

اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ حالانکہ وہ کفر (ہی کے عقیدہ) کے ساتھ داخل ہوئے تھے اور (پھر) وہ اس (عقیدہ) کے ساتھ ہی نکل گئے تھے۔ اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اسے اللہ (سب سے) بڑھ کر جانتا ہے۔

اور تو اُن میں سے بہتوں کو دیکھتا ہے کہ وہ گناہ اور زیادتی اور (اپنے حرام کھانے کے افعال) کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت بُرا ہے۔

عارف (لوگ) اور علماء انہیں ان کے جھوٹ بولنے اور ان کے حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت بُرا ہے۔

اور یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ میں زنجیر پڑی ہوئی ہے۔ جو کچھ انہوں نے کہا ہے اس کے سبب سے (خود) ان کے ہاتھوں میں زنجیریں ڈالی جائیں گی (وہ جھوٹ بولتے ہیں) حقیقت یہ ہے کہ اس کے ہاتھ کشادہ ہیں۔ وہ جس طرح پسند کرتا ہے خرچ کرتا ہے اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر اتارا گیا ہے وہ یقیناً ان میں سے بہتوں کو سرکشی اور کفر میں (اور بھی) زیادہ کر دے گا۔ اور ہم نے قیامت تک (کے لئے) اُن کے درمیان عداوت اور بغض پیدا کر دیا ہے۔ جب کبھی بھی انہوں نے لڑائی کے لئے کسی قسم کی آگ بھڑکائی ہے تو اللہؔ نے اُسے بجھا دیا ہے۔ اور وہ ملک میں فساد کے لئے دوڑتے (پھرتے) ہیں اور اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔

اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور اُن کی برائیاں اُن سے دور کر دیتے اور ضرور انہیں (کئی قسم کی) نعمتوں والے باغوں میں داخل کرتے۔

اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور (جو کچھ) اُن کے رب کی طرف سے (اب) اُن پر اتارا گیا ہے۔ اس کو ظاہر کرتے رہتے تو وہ ضرور اپنے اوپر کی طرف سے . . . . . .

. . . .

. . . . . . ہم کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی (کھاتے) بے شک ان میں سے ایک جماعت میانہ رو ہے لیکن بہت سے ان میں سے ایسے ہیں کہ جو (کام) وہ کرتے ہیں وہ بہت بُرا ہے۔

اے رسول! تیرے رب کی طرف سے جو (کلام بھی) تجھ پر اتارا گیا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا اور اگر تو نے (ایسا) نہ کیا تو (گویا) تو نے اس کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا۔ اور اللہؔ تجھے لوگوں (کے حملوں) سے محفوظ رکھے گا اللہ کافر لوگوں کو ہرگز (کامیابی کی) راہ نہیں دکھائے گا۔

تُو کہہ دے (کہ) اے اہل کتاب! جب تک تم تورات اور انجیل (کو) اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر اتارا گیا ہے۔ اس کو ظاہر نہیں کرو گے (اس وقت تک) تم کسی (اچھی) بات پر (قائم) نہیں اور جو کچھ تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ وہ ان میں سے بہتوں کو سرکشی اور کفر میں ضرور ہی بڑھا دے گا۔ پس تو اس کافر قوم پر افسوس نہ کر۔

جو لوگ ایماندار ہیں اور جو یہودی ہیں اور (نیز) صابی اور نصاریٰ (ان میں سے) جو (بھی) اللہؔ (پر) اور پیچھے آنے والے دن پر حقیقتہً ایمان لائے ہیں اور نیز انہوں نے نیک عمل کئے ہیں نہ انہیں (آئندہ کا) کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ (گذشتہ پر) غمگین ہوں گے

ہم نے یقیناً بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا اور ان کی طرف کئی رسول بھیجے تھے۔ جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول اس (تعلیم) کو لے کر آیا جسے ان کے دل پسند نہیں کرتے تھے۔ تو بعض کو انہوں نے جھٹلا دیا اور بعض کو وہ قتل کرنا چاہتے تھے۔

اور انہوں نے (یہ) سمجھا کہ (اس سے) کوئی فتنہ نہیں ہوگا۔ اس لئے وہ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ پھر اللہؔ نے شفقت کے ساتھ ان کی طرف توجہ فرمائی۔ مگر ان میں سے بہت سے پھر اندھے اور بہرے ہو گئے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اسے دیکھتا ہے۔ جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابن مریمؑ ہے وہ ضرور کافر ہو گئے ہیں اور مسیحؑ نے (تو) کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! تم اللہؔ کی عبادت کرو جو میرا (بھی) رب (ہے) اور تمہارا (بھی) رب ہے۔ بات یہی ہے کہ جو شخص کسی کو اللہؔ کا شریک بنائے تو (سمجھو کہ) اللہؔ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی (بھی) مددگار نہیں (ہوگا) جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہؔ یقیناً تین میں سے ایک ہے۔ وہ یقیناً کافر ہو گئے اور سوائے ایک معبود کے کوئی دوسرا معبود نہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

پھر کیا وہ (لوگ) اللہ کی طرف نہیں جھکتے اور اس سے (اپنے گناہوں کی) معافی نہیں مانگتے۔ حالانکہ اللہؔ بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مسیح ابن مریمؑ صرف ایک رسول تھا اس سے پہلے رسول (بھی) فوت ہو چکے ہیں۔ اور اس کی ماں بڑی راستباز تھی وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھ ہم کس طرح ان کے (فائدہ کے) لئے دلائل بیان کرتے ہیں پھر دیکھ کہ ان کا خیال کس طرح بدل دیا جاتا ہے

تو کہہ دے (کہ) کیا تم اللہؔ کو چھوڑ کر ان (چیزوں) کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمہیں نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتی ہیں اور نہ نفع پہنچانے کی اور اللہؔ ہی ہے جو بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

تُو کہہ دے (کہ) اے اہل کتاب! اپنے دین کے متعلق ناجائز (طور پر) حد سے زیادہ غلو سے کام نہ لو۔ اور اُن لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو اس سے پہلے (خود بھی) گمراہ ہو چکے ہیں اور (اور بہتوں کو (بھی) انہوں نے گمراہ کیا ہے اور سیدھے راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔

بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے۔ اُن پر داؤدؑ اور عیسیٰ بن مریمؑ کی زبان سے لعنت کی گئی تھی۔ (اور) یہ اس وجہ سے ہوا تھا کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی۔ اور حد سے بڑھتے تھے۔

وہ ایک دوسرے کو کسی ناپسندیدہ بات سے جس کے وہ مرتکب ہوئے (اہل) روکتے نہ تھے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے۔ یقیناً وہ بہت بُرا تھا۔

تو اُن میں سے بہتوں کو دیکھے گا کہ جو (لوگ) کافر ہیں انہیں وہ اپنا مددگار بناتے ہیں انہوں نے اپنے لئے جو کچھ اپنی مرضی سے آگے بھیجا ہے۔ وہ بہت ہی بُرا ہے جو یہ امر ہے کہ اللہ ان سے ناراض ہو گیا ہے اور وہ عذاب میں پڑے رہیں گے

اور اگر وہ اللہؔ (پر) اور (اس) نبی (پر) اور اس پر جو اس (نبی) پر اتارا گیا ہے ایمان رکھتے تو وہ انہیں اپنا مددگار نہ بناتے۔ لیکن ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں۔

تو مومنوں سے عداوت رکھنے میں یقیناً یہودیوں (کو) اور ان لوگوں کو جو مشرک ہیں سب سے زیادہ سخت پائے گا۔ اور تو مومنوں سے محبت کرنے کے لحاظ سے اُن میں سے سب سے قریب یقیناً ان لوگوں کو پائے گا جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ (بات) اس وجہ سے ہے کہ اُن میں کچھ (لوگ) عالم اور عابد ہیں اور (نیز) اس وجہ سے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔

اور جب وہ اس (کلام الٰہی) کو سنتے ہیں جو اس رسول پر اتارا گیا ہے تو (اے مخاطب) تو دیکھتا ہے کہ جس قدر حق انہوں نے پہچان لیا ہے۔ اس کی وجہ سے اُن کی آنکھیں آنسوؤں (کے زور) سے بہہ پڑتی ہیں وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں پس ہمارا نام (بھی) گواہوں کے ساتھ لکھ لے۔

اور (کہتے ہیں کہ) ہمیں کیا (ہو گیا) ہے کہ ہم اللہؔ (پر) اور اس سچائی پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں۔ حالانکہ ہم خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں میں داخل کرے۔

پس اللہ ان کی (اس) بات کے بدلہ میں انہیں وہ بہشت عطا فرمائے گا جن کے اندر نہریں بہتی ہوں گی (وہ) اُن میں بستے چلے جائیں گے اور یہی نیکوکاروں کا بدلہ ہے۔

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے۔ وہ لوگ دوزخی ہیں۔

سورہ مائدہ کے اس حصہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور اہل کتاب کے تعلقات کو واضح فرمایا ہے بلکہ اس نے یہاں اپنے اس طریق کار کی بھی وضاحت کر دی ہے جو دوسرے مذاہب کے ساتھ اسلام کو اختیار کرنا چاہیے۔ اسلام تمام دیگر مذاہب کے ساتھ رواداری کی تلقین کرتا ہے لیکن وہ ان کو جبر سے نہیں بلکہ دلیل سے ختم کر کے دین کی آخری صورت یعنی اسلام پر لانا چاہتا ہے۔

سورہ مائدہ کے آغاز ہی میں اللہ تعالےٰ نے موجودہ یہودیت اور موجودہ عیسائیت کی نہایت واضح الفاظ میں تردید کی ہے۔ یہ حصہ ہم پھر پیش کریں گے۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہماری ہر قسم کی مشکلات و مصائب دور کر کے انجام بخیر کرے۔

(عبدالواحد احمدی چک ۷ ایم بی ضلع سرگودہا)

۲۔ میری ہمشیرہ امۃ النصیر صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں بہت کمزور ہو چکی ہیں احباب جماعت دعا فرمادیں کہ مولا کریم عزیزہ کو کامل صحت عطا فرمادے نیز میری دو بھابھیاں طاہرہ شاہدہ ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے بہت لاغر ہو چکی ہیں ان کی کامل صحت کیلئے بھی دعا [illegible]

احمدی تاجر حضرات کے لئے قابلِ تقلید نمونہ

(جماعت احمدیہ کراچی میں سے پانچ مزید مخلص تجار کی ضرورت)

ہمارے مخلص دوست مکرم الحاج ایم اے خورشید صاحب ایران ٹریڈرسنز فرسٹ فلور فاطمہ بلڈنگ کھوری گارڈن کراچی تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار نے مساجد غیر ممالک کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کے مطابق کہ کراچی کے چھ تاجر مل کر کسی ملک میں ایک مسجد بنا سکتے ہیں ایک حصہ ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور کچھ رقم پہلے ادا کر چکا ہوں۔ اب مبلغ ایک ہزار روپیہ مزید ارسالِ خدمت ہے"۔

آنمکرم نے مذکورہ ایک ہزار روپیہ سے پہلے تین ہزار روپیہ ادا فرمایا ہوا ہے۔ غیر ممالک کی مساجد میں سے کسی ایک مسجد کے چھٹے حصہ کا بوجھ اٹھانا آپ نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے اگر ایسے پانچ مزید مخیر حضرات ہمیں میسر آ جائیں تو یورپ میں صرف انہی چھ مخلصین کے چندہ سے ایک مسجد تعمیر ہو سکتی ہے۔ کیا کراچی کے دیگر مخلص تجار اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شعبہ تجنید خدام الاحمدیہ

تمام مجالس کو سال ۶۲-۱۹۶۱ء کی سکیم شعبہ ہذا مل چکی ہو گی۔ براہ کرم تمام قائدین مجالس اپنی اپنی مجلس میں اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا:

(۱)۔ جملہ خدام کے نام معہ کوائف مندرجہ ذیل ایک رجسٹر میں درج کرا لئے گئے ہیں:
(۱) نام۔ (۲) ولدیت۔ (۳) تاریخ پیدائش (۴) موجودہ عمر (۵) تعلیم (۶) کس تاریخ کو مجلس میں شامل ہوا (۷) فارم رکنیت اطفال کس تاریخ کو پُر کیا۔ (۸) کب چلا گیا یا انصار میں شامل ہوا۔

(۲)۔ کیا حزب بندی مکمل ہے اور اس کی تازہ ترین فہرست ہر حلقہ یا مجلس میں موجود ہے۔

(۳) جن خدام نے ابھی تک کبھی فارم رکنیت پُر نہیں کیا ان سے پُر کروا لیا گیا ہے؟

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ (اہلیہ مکرم پیر انوار الدین صاحب) راولپنڈی میں ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(مرزا منور بیگ مولوی فاضل قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ)

(۲) مکرم بابا برکت علی صاحب ساکن بھٹیاں ضلع گجرات کی اہلیہ صاحبہ بوجہ فالج بیمار ہیں احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ (محمد سعید دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

(۳) خاکسار کچھ دنوں سے مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان صاحبان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیوں کو دور فرما دے۔ آمین۔
(ملک مسعود خان۔ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور)

(۴) میری بھانجی کا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں اور بہت کمزور ہیں ان کی شفایابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے (والدہ سید نوید احمد بخاری۔ لاہور)

(۵) میرے والد چوہدری رحمت علی صاحب چک $\frac{65}{P}$ خانپور ضلع رحیم یار خاں چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے (مبارک احمد ظفر ڈاکٹر ایم بی بی ایس لیاقت میڈیکل کالج جام شورو (حیدر آباد پاک)

(۶) میرے برادر اکبر مختلف عوارض سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور میرا ایک لڑکا مبارک احمد بھی بیمار ہے۔ احباب کرام دعائے صحت فرمائیں (حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ)

(۷) خاکسار بعارضہ لقوہ بیمار ہے گو پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایم سلیمان خان بہاولپور)

(۸) میرے بڑے بھائی محمد شریف صاحب بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد یوسف)

بچے کی پیدائش پر ایک مخلص دوست کی قابل قدر مثال

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے ۱۵۰/- روپیہ کا عطیہ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں:۔

"خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ (ممالک بیرون) کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے"۔

ہمارے مخلص دوست مکرم جی ایم اقبال صاحب چٹا گانگ سے دفتر ہذا کو مبلغ یکصد پچاس روپیہ کا چیک ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے پھر اپنا فضل و احسان کیا۔ اور اس عاجز کو بتاریخ ۹ مارچ بروز جمعرات یعنی بروز عید مبارک کو دس بجے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ گو بچہ پیدائش اپریشن سے ہوا۔ اور زچہ کو کافی تکلیف اٹھانا پڑی ہے۔ مگر اس کا فضل و احسان ہے۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ مولیٰ سب کام خیر و خوبی سے کر دے تو اسکی توفیق سے مبلغ ۱۵۰/- روپے برائے مساجد بیرون ممالک اس بچہ کی خاطر اس کی راہ میں دونگا۔ سو الحمد للہ اس نے اس کی توفیق بخشی ہے۔ اور چیک ارسال خدمت ہے"۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص بھائی کے اخلاص میں برکت ڈالے اور اس کی راہ میں اس سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمت دین کے مواقع عطا فرمائے اور انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

دیگر احباب بھی اپنے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے پیش نظر ہر خوشی کے مواقع پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

(فہرست نمبر ۳۹)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ایصال ثواب کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

۱۸۴۔	مکرم جمعدار محمد طفیل صاحب راولپنڈی منجانب اہلیہ صاحبہ مرحومہ جمیلہ بیگم صاحبہ	۱۵۰۔۔۔۰۰
۱۸۵۔	مکرم مخدوم بشیر احمد صاحب میانی ضلع سرگودھا منجانب والد ماجد محمد عثمان صاحب مرحوم	۱۵۰۔۔۔۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تقریب شادی

ربوہ۔ مورخہ $\frac{18/3}{62}$ محمد یونس صاحب قریشی ایم اے۔ ایس سی ایل ایل بی ابن مکرم قاضی محمد صادق صاحب قریشی کی تقریب شادی ہمراہ عزیزہ نجمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ عبد العزیز صاحب آف لائلپور عمل میں آئی۔ عزیزہ نجمہ بیگم صاحبہ محترمہ جناب شیخ بشیر احمد صاحب جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور کی بھانجی ہیں۔

برات اس روز ربوہ سے لائلپور گئی جہاں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ برات میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد ناظر و وکلاء صاحبان اور متعدد علماء سلسلہ شریک تھے۔ تقریب رخصتانہ میں اجتماعی دعا مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے کرائی۔

مکرم قاضی محمد صادق صاحب قریشی نے اس تقریب سعید کے سلسلہ میں مورخہ $\frac{19/3}{62}$ بوقت دوپہر اپنے مکان واقعہ محلہ دار الرحمت ربوہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد بزرگان سلسلہ ناظر و وکلاء صاحبان مرکزی کارکنان اور متعدد دیگر احباب شریک ہوئے۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضرت مولوی محمد الدین صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۶۲۰۹ میں بشارت احمد باجوہ ولد چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوٹ سردار خاں ڈاکخانہ سوہنگیاں۔ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ بفضل خدا تعالیٰ میرے والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو کہ مجھے واپڈا سے مبلغ ۲۳۰/- روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں اس تنخواہ سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔

۲۔ اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ (۳) اگر میں کوئی اور جائداد اپنی زندگی میں پیدا کروں یا میری آمد میں کمی بیشی ہو تو اس کی اطلاع بھی میں دفتر بہشتی مقبرہ کو کر دوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی اور میری یہ وصیت ہر طرح قائم رہے گی۔

العبد بشارت احمد باجوہ اوورسیر واپڈا پیراں غائب تحصیل و ضلع ملتان ۴/۸/۶۱

گواہ شد۔ سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی نمبر ۲۷۷۶

گواہ شد۔ الطاف حسین الیکٹریشن واپڈا پاور ہاؤس پیراں غائب ضلع ملتان۔

نمبر ۱۶۱۴۶ میں محمودہ بیگم زوجہ چوہدری محمد تقی صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک پٹھان ڈاکخانہ عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۴۰۰/- روپے ہے۔ زیور طلائی نصف تولہ قیمت ۶۰/- روپے۔ دو عدد بالیاں ہیں۔ مندرجہ کل جائداد ۴۶۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع بھی (اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی) مجلس کارپرداز کو اطلاع کرتی رہوں گی۔

نیز میری وفات پر جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ محمودہ بیگم نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد چک پٹھان۔

گواہ شد۔ نشان انگوٹھا محمد تقی ولد حسین بخش قوم ارائیں چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ

نمبر ۱۶۲۷۶ میں مقبول احمد خاں صاحب بھٹی ولد چوہدری نبی بخش صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ طبابت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد بصورت اراضی زرعی واقعہ موضع چونڈہ تین ایکڑ ہے اور ایک عدد مکان رہائشی مالیتی ۵۰۰/- روپے اور اراضی کی اندازاً قیمت ۲۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرا گذارہ علاوہ اس جائداد کے ماہوار آمد پر ہے جو بصورت طبابت دس روپے ماہوار تقریباً ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت جمع کرا کے داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد مقبول احمد خاں صاحب بھٹی۔ گواہ شد مولوی محمود احمد معلم چونڈہ۔ گواہ شد غلام رسول ولد منگتا قوم چوہان چونڈہ

نمبر ۱۶۳۸۵ میں سید عباس بخاری ولد سید محمود شاہ نقوی قوم سید نقوی البخاری پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن محلہ گڑھی سیداں۔ ڈاکخانہ پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۴۷/- روپیہ ہے تا زیست اس ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد سید عباس بخاری ولد سید محمود شاہ بقلم خود سکنہ محلہ گڑھی سیداں شہر پشاور۔ گواہ شد: نور الاسلام قریشی بیکاری بازار حلقہ وسطی پشاور شہر۔ گواہ شد: بختیار احمد

نمبر ۱۶۳۹۶ میں میاں روشن دین ولد نور محمد قوم کھوکھر پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۰/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے البتہ میرے پاس مبلغ پانچ صد روپیہ نقد ہے ان میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور مجھے مبلغ ۲۶/- روپے ماہوار میرے لڑکوں کی طرف سے ملتے ہیں اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط والسلام میاں روشن الدین ولد نور محمد قوم کھوکھر

گواہ شد: سلطان محمد بقلم خود پسر حقیقی موصی

گواہ شد: محمد انور ڈسپنسر محلہ دارالیمن ربوہ

نمبر ۱۶۴۱۶ میں ممتاز بیگم زوجہ سید عباس بخاری قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۶۰ء ساکن پشاور شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میرا کوئی زیور اور نقدی وغیرہ نہیں۔ البتہ میں اپنی دستکاری سے ایک سو پچاس روپے ماہوار کماتی ہوں۔ میں اپنی آمد ماہوار کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتی رہوں گی۔ علاوہ ازیں اپنے مہر کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کر دوں گی نیز میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد: ممتاز بیگم زوجہ سید عباس بخاری محلہ گڑھی سیداں متصل گنجی دروازہ شہر پشاور

گواہ شد: سید عباس بخاری محلہ گڑھی سیداں شہر پشاور ولد سید محمد شاہ

گواہ شد: بختیار احمد سیکرٹری وصایا پشاور۔

نمبر ۱۶۴۱۷ میں مسماۃ طومن بی بی بیوہ چوہدری اللہ خاں صاحب مرحوم شیر لودی قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۶ء ساکن چک ۹۷ ڈاکخانہ کالووالہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کل جائیداد ملکیتی دو کنال شہری قیمت اندازاً دو صد روپیہ ہے اور کوئی جائداد نہیں۔ اور نہ ہی کوئی زیور ہے۔ تمام ہندوستان میں رہ گئے تھے میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ جو کہ مبلغ ۵۶۔۲۸ ہوتے ہیں اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ حق مہر سوا بیس روپیہ تھا۔ خاوند عرصہ ہوا ہندوستان میں عرصہ بیس بائیس سال سے فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے حق مہر چھوڑ دیا گیا ہے۔

العبد: مسماۃ طومن بی بی موصیہ بیوہ اللہ خاں راجپوت مہاجر چک ۹۷ ڈاکخانہ کالووالہ

گواہ شد: پسر محمد سلیم خاں بقلم خود چک ۹۷ ڈاکخانہ کالووالہ ضلع جھنگ

گواہ شد: عبد الحمید خاں ولد فرید بخش خاں چک ۹۷ ڈاکخانہ کالووالہ ضلع جھنگ

نمبر ۱۶۴۱۸ میں امۃ الوحید معصومہ زوجہ ڈاکٹر محمد حی احمدی قوم سید بخاری پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں اور منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات حسب ذیل

	تولے	ماشے	رتی
۱۔ انگوٹھیاں طلائی	۳	۲	۱
۲۔ چوڑیاں طلائی	۲	۷	۲
۳۔ کانٹے دو جوڑی	۶	۹	۲
۴۔ گلوبند طلائی ایک عدد	۰	۰	۶
میزان کل وزن	۱۲	۹	۳

بارہ تولے ۹ ماشے ۳ رتی زیورات کی قیمت ۱۲۰۰/- ہے اس کے علاوہ حق مہر جو اس وقت بذمہ خاوند ہے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ہے میں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کروں یا آمد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا امۃ الوحید

مقصد زندگی و احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

یوم مسیح موعودؑ کے موقع پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر (بقیہ صفحہ اول)

حضورؑ کو جو مرتبہ اور مقام بھی حاصل ہوا وہ اپنے آقا و مطاع حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور پیروی کی برکت سے ہی حاصل ہوا۔ حضورؑ کا مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اتباع میں آنحضرتؐ کے بعد امت میں سب سے افضل مقام ہے۔ حسب وعدۂ الٰہی حضورؑ کے ذریعہ اسلام دنیا میں از سر نو زندہ ہوا۔ حضورؑ ایک آسمانی قرنا تھے جو آخری زمانہ میں اس شان سے پھونکی گئی کہ صدیوں کے مردے یکبارگی جی اٹھے اور اس طرح اسلام کے غلبہ کی عظیم الشان داغ بیل پڑی اور اب ہم اس داغ بیل کو اپنی آنکھوں سے پھولتا پھلتا دیکھ رہے ہیں۔ دوران تقریر میں مکرم مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کاسر صلیب ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے حضورؑ کا شان اور مقام کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونا بڑی عمدگی سے واضح کیا اور اس ضمن میں بکثرت حضورؑ کی پُر معارف تحریرات اور منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔

سیرت طیبہ کے بعض پہلو

آپ کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کے موضوع پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر کی۔ آپ نے حضور علیہ السلام کے پُر معارف ملفوظات اور روح پرور تحریرات کی روشنی میں حضورؑ کی سیرت طیبہ کے کم و بیش ستره پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور بالخصوص (۱) حضورؑ کے تعلق باللہ محبت الٰہی اور اس کی کیفیات اور اثرات نیز (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضورؑ کے انتہائی عشق و محبت اور پھر (۳) اپنی جماعت کی اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے بے پناہ تڑپ کو تفصیل کے ساتھ واضح کیا آپ نے جب سیرت طیبہ کے ان ہر سہ پہلوؤں سے متعلق حضور علیہ السلام کی پُر معارف تحریرات نظم و نثر کے اقتباسات پڑھ کر سنائے تو سامعین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ کے بعد مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے بھی "سیرت المہدی" مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی میں سے ایک روایت سنائی۔

۲۳ مارچ کی اہمیت

آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ۲۳ مارچ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ آج کا یہ جلسہ ایک انقلاب آفریں واقعہ کی یاد میں منعقد کیا گیا ہے جو آج سے ۷۳ سال پہلے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ظہور میں آیا تھا۔ ۲۳ مارچ کو چونکہ یوم پاکستان منایا جاتا ہے اس لئے یہ جلسہ اس روز منعقد نہیں ہو سکا۔ وہ انقلاب آفریں واقعہ یہ ہے کہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی مشیّت اور اِذن کے ماتحت پہلی بیعت لی اور اِس طرح جماعتِ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اس لحاظ سے ۲۳ مارچ کا دن ایک نہایت ہی مبارک دن ہے جس میں غلبہ اسلام کی بنیادی اینٹ رکھی گئی۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ آج سے ۲۳ سال قبل ۲۳ مارچ کو ہی حصول پاکستان کے عزم کا اظہار کیا گیا تھا اور اِس عزم کے اظہار کے طور پر مسلم لیگ نے ایک قرارداد پاس کی تھی جو "قرارداد پاکستان" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ مملکت بھی برصغیر کے مسلمانوں کو مل گئی! اور وہ روحانی غلبہ بھی جس کی بنیاد آج سے ۷۳ سال قبل ۲۳ مارچ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈالی تھی اُس روز سے ہی برابر دنیا میں ظہور پذیر ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اُس روز "جماعتِ احمدیہ" کے نام سے جس خدائی جماعت کی بنیاد ڈالی گئی تھی اس جماعت نے آج دنیا کے کونے کونے میں اسلام کے جھنڈے کو اِس شان سے سر بلند کر رکھا ہے کہ اسلام ہر جگہ غالب آ رہا ہے اور دوسرے مذاہب اس کے آگے عاجز آ کر ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ اِس کے بعد آپ نے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "کسرِ صلیب" کا فریضہ کس شان سے ادا کیا۔ آپ نے حضور علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل کی روشنی میں خود انجیل کی رو سے مسیح علیہ السلام کا صلیب سے زندہ اترنا اور پھر صحت یاب ہو کر فلسطین سے مشرق کی طرف ہجرت کر جانا بالوضاحت ثابت کیا اور بتایا کہ موجودہ عیسائیت کی بنیاد مسیح کی صلیبی موت اور پھر ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے عقیدے پر ہے۔ حضور علیہ السلام کے پیشکردہ دلائل کی رو سے یہ صلیبی عقیدہ باطل ثابت ہو چکا ہے اور اس طرح حسب وعدۂ الٰہی صلیب ٹوٹ چکی ہے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یورپ، امریکہ، افریقہ میں لوگ مسیح کی صلیبی موت کے عقیدے کو چھوڑتے چلے آ رہے ہیں اور اسلام قبول کر رہے ہیں۔ اب یہ غلبہ بڑھتا ہی جائے گا اور بالآخر اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آ جائے گا۔

دورانِ جلسہ میں مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے اور مکرم مبارک احمد صاحب عابد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں اپنے اپنے اشعار اور مکرم محمد نصیب صاحب عارف نے حضور علیہ السلام کے بعض دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

آخر میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے احباب اور مقرر حضرات کا شکریہ ادا کیا اور احباب کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان کے اہم فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں محترم شمس صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ ۹ بجے شب کے قریب دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

کراچی کے لاکھوں افراد کی طرف سے مسز کینیڈی کا پُرتپاک خیر مقدم

پاکستان میں پانچ روزہ قیام کے بعد امریکی صدر کی اہلیہ آج امریکہ روانہ ہو جائیں گی

کراچی ۲۲ مارچ۔ مسز کینیڈی کل پشاور سے کراچی پہنچیں تو کراچی کے لاکھوں افراد نے ان کا شاندار خیر مقدم کیا۔ صدر امریکہ کی اہلیہ پاکستان میں مختصر سے قیام کے بعد آج واپس امریکہ روانہ ہو رہی ہیں۔

صدر ایوب کا ہوائی کاوٹ طیارہ جس میں مسز کینیڈی سوار تھیں پونے دو بجے کراچی کے ہوائی اڈہ پر اترا۔ جب مسز کینیڈی طیارہ سے باہر آئیں تو خواتین کی گیلری سے مہمان خاتون کے خیر مقدم کے پر جوش نعرے بلند ہوئے مسز کینیڈی نے خیر مقدم کرنے والے افراد کے نعروں کا جواب ہاتھ ہلا کر دیا اور پھر ہر طرف سے پرجوش نعرے سن کر مسز کینیڈی اپنا پرتپاک خیر مقدم کرنے والوں کے خیر سگالی کے جذبات کا جواب دینے کے لئے ہوائی اڈے کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گئیں۔ ہوائی اڈے پر سب سے پہلے وزیر صحت و محنت جنرل برکی نے مسز کینیڈی اور انکی ہمشیرہ شہزادی رزہ ویل کا خیر مقدم کیا پھر دو پاکستانی لڑکیوں نے انہیں گلدستے پیش کئے۔ جنرل برکی نے امریکہ کی خاتون اول کا تعارف پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل اے آر خان ایم...

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۶ مارچ ۶۲ء بعد نماز عصر مسجد محلہ دار الرحمت غربی غلہ منڈی ربوہ میں میری ہمشیرہ امۃ المتین صاحبہ بنت ایم فضل دین صاحب آف لائبیریا کا نکاح محمد سلیم صاحب ابن محمد بخش صاحب آف ڈیرہ غازیخاں کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ پروفیسر محمد الدین صاحب ایم اے نے پڑھا۔ احباب سے رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ادریس احمد بشیر

محلہ دار الرحمت غربی غلہ منڈی ربوہ

درخواست دعا

میرے لڑکے لطیف احمد کو آٹھ نو دن سے متواتر بخار ہے جس سے اس کی صحت بہت گر گئی ہے اور ۳۔ اپریل سے اس کا میٹرک کا امتحان شروع ہونے والا ہے دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(عبد العزیز گجرات)

۲۔ میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہیں براہ مہربانی احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

خاکسار عبد الرحمٰن صابر

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گجرانوالہ

سفارتی نمائندوں کی کور کے سینئر رکن عراقی سفیر سید عبد القادر گیلانی اور دوسرے ملکوں کے سفیروں سے کرایا۔ کراچی میونسپل کارپوریشن کے وائس چیئرمین اور پانچ ممتاز خواتین نے انہیں ہار پہنائے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میلی اور منہ کی بو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار۔ ربوہ

تبدیلی نام

میں نے اپنی لڑکی آفتاب فضل کریم کا نام تبدیل کر کے فرحت النساء رکھا ہوا ہے۔ لہٰذا اب اس کا نام فرحت النساء ہے۔

شیخ فضل کریم

پروپرائیٹر سودیشی بوٹ ہاؤس سرگودھا

ہمدرد دلنسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ قیمت مکمل کورس انیس روپے